سوال

میں نواجوان ہوں اور بہت افسوس ہے کہ میں مشت زنی جیسی بری عادت کا شکار ہوں، ترک کرنے کی بہت کوشش کر رہا ہوں لیکن بعض اوقات اس میں کمزوری کا شکار ہو کر اس کا ارتکاب کرلیتا ہوں، اور بعض اوقات غسل کرنے کے بعد بھی شفاف اور لیس دار مادہ خارج ہوتا ہے، کیا اس سے بھی غسل واجب ہوگا، چاہے یہ منی بھی ہو یہ علم میں رہے کہ یہ بغیر شہوت خارج ہوتا ہے، اور کیا غسل جنابت کے ساتھ نجاست دور کرنی جائز ہے ؟

جواب

ہر قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

اول :

آپ کے لیے ضروری ہے کہ مشت زنی جیسی بری عادت سے اللہ تعالی کے ہاں توبہ و استغفار کرتے ہوئے اسے ترک کردیں؛ اور بار بار گناہ کا ارتکاب کرنے کے انجام سے بچیں، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ پڑجاتا ہے، اور جب وہ اس گناہ کو ترک کرتا اور اس سے توبہ کرلیتا ہے تو اس کا دل صاف ہوجاتا ہے، اور اگر وہ دوبارہ اس گناہ کو کرے تو یہ نقطہ اور زیادہ ہوجاتا ہے، حتی کہ اس کے سارے دل پر پھیل جاتا ہے، اور یہ وہی زنگ ہے جس کا اللہ تعالی نے ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے :

ہرگز نہیں بلکہ ان کے دلوں پر زنگ لگا دیا گیا ہے اس وجہ سے کہ جو کچھ وہ کیا کرتے تھے المطففين

سنن ترمذی حدیث نمبر (3257) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (4234) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی حدیث نمبر (2654) میں اسے حسن قرار دیا ہے

آپ اس گندی عادت کو ترک کرنے کی کیفیت معلوم کرنے کے لیے سوال نمبر (329) کے جواب کا مطالعہ کرسکتے ہیں

دوم :

جس شخص نے بھی احتلام یا جماع کے بعد غسل کیا اور غسل کے بعد بغیر شہوت کوئی چیز خارج ہوئی تو اس کے لیے دوبارہ غسل کرنا ضروری نہیں

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

فصل :

اگر کسی کو احتلام ہوجائے، یا اس نے جماع کیا اور منی خارج کی پھر غسل کرلیا، اور غسل کے بعد اس کی منی خارج ہوئی تو امام احمد سے مشہور یہی ہے کہ اس پر غسل نہیں

خلال رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ : ابو عبد اللہ یعنی امام احمد سے تواتر کے ساتھ روایات ہیں کہ اسے صرف وضوء کرنا ہوگا، چاہے وہ پیشاب کرے یا نہ کرے، اور اسی پر ان کا قول برقرار ہے، اور علی اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہم اور عطاء، زہری، امام مالک، لیث، ثوری، اسحاق رحمہم اللہ سے بھی یہی مروی ہے، اور سعید بن جبیر کہتے ہیں : شہوت کے بغیر اس پر غسل نہیں

اس میں ایک دوسری روایت بھی ہے :

اگر پیشاب کے بعد خارج ہو تو اس پر غسل نہیں، اور اگر پیشاب سے قبل خارج ہو تو غسل کرے، امام ابو حنیفہ، اور اوزاعی رحمھم اللہ کا قول یہی ہے، اور حسن رحمہ اللہ سے بھی یہی منقول ہے؛ کیونکہ یہ وہی باقی مانندہ پانی ہے جو شہوت اور چھلک کر نکلا تھا، اس لیے پہلے کی طرح غسل واجب کرے گا

اور پیشاب کے بعد بغیر شہوت اور بغیر چھلکے نکلا ہے، ہمیں علم نہیں کہ یہ پہلے سے ہی باقی مانندہ ہے؛ کیونکہ اگر یہ باقی مانندہ ہوتا تو پیشاب کے بعد تک باقی نہ رہتا

اور قاضی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اس میں ایک تیسری روایت بھی ہے : اسے ہر حال میں غسل کرنا ہوگا امام شافعی رحمہ اللہ کا مسلک یہی ہے؛ کیونکہ اس کا نکلنا بھی باقی خارج ہونے والی اشیاء کی طرح شمار ہوگا

اور ایک مقام پر کہتے ہیں : اس پر غسل نہیں، ایک ہی روایت ہے؛ کیونکہ یہ ایک ہی جنابت ہے چنانچہ اس میں دو غسل واجب نہیں ہو سکتے جس طرح ایک ہی بار نکلے انتہی

دیکھیں : المغنی ابن قدامہ (128/1).

اور صحیح یہی ہے کہ اگر منی شہوت کے ساتھ خارج ہو تو غسل واجب ہوگا، اور اگر شہوت کے بغیر خارج ہو تو غسل واجب نہیں ہوتا جیسا کہ الانصاف اور کشاف القناع میں ہے کہ :

" اگر غسل کے بعد اس کے انتقال سے منی خارج ہو " تو غسل واجب نہیں، یا " بغیر انزال کیے جماع کر کے غسل کے بعد " منی بغیر شہوت کے منی خارج ہو تو غسل واجب نہیں ہوتا " یا غسل کے بعد باقی مانندہ منی بغیر شہوت کے خارج ہو " تو غسل واجب نہیں، کیونکہ سعید ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ ان سے غسل جنابت کے بعد کچھ خارج ہونے کے متعلق دریافت کیا گیا تو وہ کہنے لگے : وہ وضوء کرے

اور اسی طرح امام احمد رحمہ اللہ سے مروی ہے، اور اس لیے بھی کہ منی ایک ہے اور غسل بھی ایک ہی واجب ہوگا، جس طرح کہ ایک ہی بار خارج ہو، اور اس لیے بھی کہ بغیر شہوت خارج ہوئی ہے تو یہ سردی کی وجہ سے خارج ہونے کے مشابہ ہوئی، امام احمد نے اس کی علت بیان کرتے ہوئے کہا ہے : کیونکہ پہلی شہوت تھی، یہ حدث ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ اس سے وضوء کفائت کرے گا " انتہی

دیکھیں : الانصاف (232/1) اور کشاف القناع (141/1).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

قولہ : اگر اس کے بعد خارج ہو تو وہ اسے دوبارہ نہیں کرے گا "

یعنی : اگر وہ منی کے انتقال کی بنا پر غسل کرے اور پھر حرکت کرنے سے منی خارخ ہو جائے تو وہ دوبارہ غسل نہیں کرے گا، اس کی دلیل یہ ہے کہ :

1- سبب ایک ہے، اس لیے دو غسل واجب نہیں ہو سکتے

2- جب اس کے بعد خارج ہو تو لذت کے بغیر خارج ہوگی، اور جب لذت کے بغیر خارج ہو تو غسل واجب نہیں ہوتا

لیکن اگر کسی وجہ سے لذت کے ساتھ اور منی خارج ہو تو اس دوسرے سبب کی بنا پر اس پر غسل واجب ہوگا انتہی

دیکھیں : الشرح الممتع (281/1).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (12352) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں

سوم :

غسل جنابت میں مشروع ہے کہ جسم پر جو منی وغیرہ لگی ہو اسے دھویا جائے، اور پھر وضوء کے اعضاء کو دھو کر غسل شروع کیا جائے، پھر سارے جسم پر پانی بہائیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے غسل کا طریقہ اسی طرح ثابت ہے :

میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ :

"میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کے لیے پانی رکھا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر دھویا پھر اپنی شرمگاہ دھوئی پھر اپنے ہاتھ زمین پر رگڑے اور مٹی لگا کر دھوئے، پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر اپنا چہرہ دھویا اور اپنے سر پر پانی بہایا، پھر اس جگہ سے ہٹ کر اپنے پاؤں دھوئے، پھر آپ کے پاس تولیہ لایا گیا لیکن آپ نے اس سے جسم خشک نہ کیا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (251) صحیح مسلم حدیث نمبر (476).

اور اگر آپ نے کوئی نجاست وغیرہ دور کی تو اس سے آپ کا غسل باطل نہیں ہوگا، کیونکہ غسل میں واجب تو یہ ہے کہ سارے جسم پر پانی بہایا جائے صحیح یہ ہے کہ اس کے ساتھ کلی بھی کی جائے اور ناک میں پانی بھی چڑھایا جائے اور نیت کی غسل ہو، ناپاکی یعنی حدث دور کرنے کی شروط میں نجاست کو نہ چھونے کی شرط نہیں ہے

واللہ اعلم .

الاسلام سوال وجواب

44945